ڈاکٹر سعید احمد
استاد شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد
ڈاکٹر عبدالقادر مشتاق
استاد شعبہ، تاریخ ومطالعہ پاکستان، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی،فیصل آباد

انور مسعود۔ ماخولیات سے ماحولیات تک

(میلی میلی دُھوپ کے حوالے سے)

Dr. Saeed Ahmed
Assistant Professor, Urdu Department,
Government College University, Faisalabad
Dr. Abdul QadirMushtaq
Assistant Professor, History Department,
Government College University, Faisalabad

Anwar Masood: From Humor to Environment

"In the contemporary literary scene of urdu literature Anwar Masood is known comic poet. His comic poetry has a distenctive style which forcefully reflects the social issues and problems. "Mali Mali Dhoop" is an eloquent testimony of Masood's keen awareness of environemental problems. Environemental pollution is one of the most intratable problems of present age which has engulfed the whole world. The dilemma of environmental pollution has been highlighted and discussed in the diffrent geners of urdu literature but Masood has composed a firstever whole poetry book on this thorny issue. In this comic collection he has thrown light on different types of pollution such as air pollution, soil pollution, water pollution and noise pollution in a delicate and thought provoking manner. In this article critical analysis of Mali Mali Dhoop has been presented."

بلاشبہ انور مسعود مزاحیہ شاعری کے معاصر منظر نامے کا سب سے مقبول اور معتبر نام ہے۔ وہ ایک صاحب طرز شاعر ہیں۔ وہ فارسی ادب کے اُستاد ہیں، اُردو اور پنجابی کے مشہور شاعر ہیں اور انگریزی ادب پر بھی گہری نظر رکھتے ہیں۔ اگر چہ انور مسعود کی تمام تر شہرت اور مقبولیت ان کی اُردو اور پنجابی مزاحیہ شاعری کے طفیل ہے لیکن ادب کے شائقین اور قارئین ان کے سنجیدہ

کلام سے بھی آ گاہی رکھتے ہیں۔اُردو شاعری ہو یا پنجابی کلام انور مسعود کی بیشتر مزاحیہ شاعری میں فکر و شعور کی ایک زیریں لہر صاف محسوس کی جا سکتی ہے۔

انور مسعود ایک زیرک اور باشعور شاعر ہیں۔ان کی مزاحیہ شاعری میں موضوعات کا تنوع ان کے وسعت مطالعہ کو ظاہر کرتا ہے۔انھوں نے معاشرے کے مختلف طبقوں اور اخلاقی قدروں کے انحطاط کو بڑے مؤثر پیرائے میں بیان کیا ہے۔

انور مسعود کا مزاح محض لفظی پھلجھڑیوں اور شعبدہ بازیوں سے عبارت نہیں بلکہ سماجی اور معاشرتی مسائل کے گہرے اِدراک کی غمازی کرتا ہے۔اسٹیفن لیکاک نے اچھے مزاح کو زندگی کی ناہمواریوں کے ''ہمدردانہ شعور'' کا نام دیا ہے۔اِس نقطۂ نگاہ سے دیکھیں تو اُردو مزاح کے نثری میدان میں مشتاق احمد یوسفی اور شعری میدان میں انور مسعود کے نام نمایاں نظر آتے ہیں یوسفی کی تحریریں (خصوصاً آبِ گم) پڑھتے وقت اکثر مقامات پر ہنستے ہنستے آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔انور مسعود کے مزاحیہ اشعار میں بھی اکثر اوقات یہی صورتِ حال پیش آتی ہے۔۔۔قاری اکثر ہنستے ہنستے اچانک سنجیدہ ہو جاتا ہے اور مزاح کے عقب میں چھپے درد کو محسوس کرنے لگتا ہے۔انور مسعود کا مزاح ہم سے کامل سنجیدگی کا تقاضا کرتا ہے۔ان کے سنجیدہ اُردو پنجابی کلام میں فکر و دانش اور سوز و گداز کی صفات بہت نمایاں ہیں۔یہاں میں صرف دو اشعار بطور مثال پیش کروں گا۔

مُلکِ عدم توں ننگے پنڈے اِس دُنیا تے آندا اے
اِک کفن دی خاطر بندہ کِنا پینڈا کردا اے

دل سلگتا ہے میرا سرد رویے پہ تیرے
دیکھ اِس برف نے کیا آگ لگا رکھی ہے

انور مسعود کی شاعری میں سماجی علوم کے مضامین ہلکے پھلکے مزاحیہ انداز میں قارئین کی ضیافت طبع کا باعث بنتے ہیں۔گزشتہ چند برسوں میں انھوں نے سماجی علوم (Social Sciences) سے آگے بڑھ کر ماحولیاتی علوم (Environmental Sciences) پر بھی بڑی دلچسپ اور فکر انگیز خیال آرائی اور خامہ فرسائی کی ہے۔

''میلی میلی دھوپ''ایک ایسا شعری مجموعہ ہے جو'ماحولیات' کے امام انور مسعود نے'ماحولیات' جیسے انتہائی سنجیدہ موضوع پر پیش کیا ہے۔ماحولیاتی آلودگی اکیسویں صدی کا سب سے گمبھیر مسئلہ ہے۔

گوگل (انٹرنیٹ) پر آلودگی اور اِس کی اقسام سے متعلق ایک اقتباس ملاحظہ کیجیے:

"The term pollution refers to the act of contaminating ones environment by introducing certain hazardous contaminants that disturb the ecosystem and directly or indirectly effect the living organism of that ecosystem. Pollution in general is the activity of disturbing the natural system and balance of an invironment.

The increase in the pollution over the years by man has caused severe damage to the earth's ecosystem. It is responsible for global warming which is leading to the end of all the lives on earth.

Over the years there is an extreme increase in the rate of human diseases, and death rate of various animals and plants on earth, and that is all because of the pllution caussed by man himself."(1)

انور مسعود اِس شعری مجموعے کے آغاز میں ''عرضِ شاعر'' کے عنوان سے لکھتے ہیں:

''اِس وقت دُنیا بھر کو جو زبردست چیلنج درپیش ہیں ان میں ماحول کے تحفظ کا مسئلہ سرِفہرست ہے۔ قدرتی ماحول کی آلودگی، عدمِ نظافت اور بے ہنگم شور نے انسان کا جینا دوبھر کر رکھا ہے۔ شجرکُنی کی رفتار شجرکاری سے کہیں زیادہ ہے۔ نتیجتاً سارا ماحول دُشمنِ جان بنتا جارہا ہے اور نباتی، حیوانی اور انسانی زندگی کو بڑے مہلک خطرات لاحق ہیں۔ ماحول کا توازن اس طرح برباد ہوا ہے کہ اب ملکوں ملکوں اس آشوبِ کثافت سے نجات پانے کی تدبیریں سوچی جارہی ہیں اِس لیے کہ صفائی اور صحت ہریالی اور خوش حالی کی طرح لازم وملزوم ہیں۔''(۲)

کتاب کے پیش لفظ میں امجد اسلام امجد نے بجا طور پر ''میلی میلی دھوپ'' کو ماحولیات کے موضوع پر شاعری کا پہلا مجموعہ قرار دیا ہے:

''انور مسعود کو بیٹھے بیٹھے یہ کیا سوجھی کہ وہ ''سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے'' کے مصداق ماحولیات کی اس گمبھیر صورتِ حال اور اِس سے متعلقہ احساس وشعور کے حوالے سے نہ صرف اپنے مخصوص انداز میں شاعری کررہا ہے بلکہ کرتا ہی چلا جارہا ہے جس کا نتیجہ اِس کتاب کی شکل میں آپ کے سامنے ہے۔ میری معلومات کے مطابق یہ دُنیا کی کسی بھی زبان میں ماحولیات کے موضوع پر کی جانے والی شاعری کا پہلا مجموعہ ہے جس میں شامل تمام کلام ایک ہی شاعر کی تخلیقات پر مشتمل ہے۔''(۳)

کتاب کے آغاز میں حکیم مومن خاں مومن کا نہایت دِلکش شعر کتاب کے نام (میلی میلی دھوپ) اور موضوع سے کیسی مناسبت رکھتا ہے:

صبح ہوئی تو کیا ہوا، ہے وہی تیرہ اختری
کثرتِ دُود سے سیہ شعلۂ شمعِ خاوری(۴)

کتاب کی نظمِ فاتحہ کے اشعار میں شاعر ہمیں سوچنے کی دعوت دیتا ہے:

کون پانی کو اُڑاتا ہے ہوا کے دوش پر — کس نے بخشی پیڑ کو آتش پذیری سوچیے
کس کے لطفِ خاص سے نغمہ فشاں ہے سانس کی — دھیمی دھیمی ، دھیری دھیری یہ نفیری سوچیے
کس کی شانِ کن فکاں سے پھوٹتا ہے خاک سے — یہ گیاہِ سبز کا فرشِ حریری سوچیے(۵)

''میلی میلی دھوپ''، میں قطعات،منظومات اور غزلیات کے ساتھ ساتھ چند ماہیے اور پنجابی کلام بھی شامل ہے۔کتاب کا پہلا قطعہ ''فرمانِ رسولﷺ'' ملاحظہ کیجیے:

ہر اِک لفظ ہے گوہرِ بے بہا — جنابِ محمدؐ کے فرمان کا
یہ ہے قولِ سالارِ اہلِ صفا — صفائی تو حصہ ہے ایمان کا(۶)

''نفاست مآبؐ''اور ''لشکرِ اُسامہ کے کوچ پر حضرت صدیقِ اکبر کی ہدایت'' میں بھی صفائی اور درختوں کی حرمت سے متعلق سخن ہائے دلپذیر ہیں۔ایک شعر بہ عنوان ''قولِ جناب علی مرتضیٰؓ'' ملاحظہ کیجیے:

خوشبو کا سونگھنا ہو کہ سبزے کا دیکھنا
کرتا ہے دل سے دور غم و اضطراب کو(۷)

انور مسعود نے ان چند ابتدائی منظومات میں صفائی کی اہمیت اور ماحول دوستی کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ان اشعار کے بعد ہمارے ماحول کو درپیش خطرات کا ذِکر ہے۔انور مسعود نے ماحول کو آلودہ کرنے والے عوامل کو بڑے پُرلطف پیرائے میں بیان کیا ہے۔

ایک قطعے''مووایبل پراپرٹی''،میں فضائی آلودگی(Air Pollution) کا ذِکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

تبصرے ہوں گے مرے عہد پہ کیسے کیسے — ایک مخلوق تھی میراثِ رواں چھوڑ گئی
پھونکتی رہتی تھی پٹرول بھی تمباکو بھی — ہائے کیا نسل تھی دُنیا میں دُھواں چھوڑ گئی(۸)

ٹریفک کے روز افزوں اضافے اور سگریٹ نوشی نے ماحول کو آلودہ کر دیا ہے۔شہروں میں ہر وقت دھویں کی چادر تنی رہتی ہے اور سموگ(Smog) کے باعث سانس لینا محال ہو جاتا ہے۔

ٹائروں کے جلانے سے بھی فضا کثیف ہو جاتی ہے۔فیکٹریوں کی چمنیوں اور گاڑیوں کے سائلنسروں سے نکلنے والے دھویں نے ہمارے شہروں کی فضا کو زہر آلود کر دیا ہے۔ہائیڈروجن سلفائیڈ اور کاربن مونو آکسائیڈ جیسی خطرناک گیسوں کی زیادتی بہت سے مسائل کو جنم دیتی ہے۔کاربن مونو آکسائڈ کی زیادتی کے باعث اوزون کے غلاف میں شگاف پڑ چکے ہیں۔ اِس غلاف کے پھٹنے کی صورت میں بالائے بنفشی شعاعیں سیدھی زمین تک پہنچ جائیں گے۔یہ شعاعیں جلدی سرطان کا باعث بنتی ہیں۔فضا میں کاربن، گندھک اور نائٹروجن کے آکسائڈ تیزابی بارش کا سبب بنتے ہیں۔تیزابی بارش نہ صرف پودوں اور فصلوں کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے بلکہ آبی حیات کے لیے بھی انتہائی مضر رساں ثابت ہوتی ہے۔ڈاکٹر جمیل انور چوہدری

اپنی کتاب ''فضائی آلودگی'' میں رقم طراز ہیں:

''تیزابی بخارات اور تیزابی بارش کے نقصانات سے ایسی عمارات بھی مبرّا نہیں جن کی تعمیر میں ایسے پتھر استعمال ہوئے ہوں جن میں کاربونیٹ شامل ہوں۔ کاربونیٹ ایک ایسا آین ہے جو ہلکے سے تیزاب سے ملنے پر بھی کاربن ڈائی آکسائڈ اور پانی میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ایسی عمارات کے لیے جو چونے کے پتھر، سنگِ سرخ اور سنگِ مرمر جیسے پتھروں سے تعمیر ہوئی ہوں، تیزابی بارش نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ آگرے میں تعمیر شدہ تاریخی عمارت تاج محل کو، جسے مغل بادشاہ شاہجہاں نے اپنی چہیتی ملکہ ممتاز محل کی یاد میں تعمیر کروایا تھا، گزشتہ کئی برسوں سے تیزابی بخارات سے نقصان پہنچ رہا ہے۔ چونکہ اِس عمارت کے قریب ہی ایک آئل ریفائری کام کر رہی ہے جہاں سے سلفر اور اور نائٹروجن کے آکسائڈ فضا میں مِل کر تاج محل کو، جو کو سنگِ مرمر یعنی کیلشیم کاربونیٹ سے بنا ہوا ہے، متواتر نقصان پہنچا رہے ہیں۔''(۹)

انور مسعود نے فضائی آلودگی کے باعث تاج محل کے متاثر ہونی کو اپنے ایک قطعے میں یوں بیان کیا ہے:

اب اِس کے سراپے سے دھواں لپٹا ہے، جس کی تعمیر میں زیبائی تھی حافؔظ کی غزل کی
مرمر کی سلوں کی وہ چمک مر گئی ساری پہلی سی وہ رعنائی کہاں تاج محل کی(۱۰)

فضائی آلودگی سے حُسنِ فطرت ماند پڑتا جا رہا ہے اور لطافت پر کثافت کی دبیز تہ چڑھتی جا رہی ہے۔ انور مسعود نے متعدد قطعات اور منظومات میں دھوئیں کے باعث فضائی آلودگی کے مضر پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک چھوٹی سی نظم ''الاماں'' ملاحظہ کیجیے:

دیکھ! اِس شہر کے مکانوں سے
گاڑیوں اور کارخانوں سے
ایک دن میں دُھواں جو اُٹھتا ہے
ایک طوفانِ ابرِ تیرہ ہے
یہ اگر علم کیمیائی سے
یا کسی حرفِ سیمیائی سے
ٹھوس حالت میں ہو سکے تبدیل
الاماں! الحفیظ! ربِ جلیل
شہر سارا اُجاڑ ہو جائے
کوئلے کا پہاڑ ہو جائے(۱۱)

فضائی آلودگی نے اُجلی اُجلی دھوپ کو بھی ''میلی میلی'' کر دیا ہے۔ اِس المیے کو سیف الدین سیف کے مشہور گیت کی پیروڈی میں یوں پیش کیا ہے، پہلا بند دیکھیے:

ایسی آلودگی معاذاللہ یہ فضا کیا ہے گر عذاب نہیں
دھوپ لگتی ہے میلی میلی سی صاف رُخسارِ ماہتاب نہیں
اتنی مسموم کب ہوا ہے کہیں اتنا پانی کہیں خراب نہیں
سانس لینا بھی ایک دُشواری آکسیجن بھی دستیاب نہیں
پھیپھڑوں کو دھوئیں سے بھرتا ہوں جب ترے شہر سے گزرتا ہوں(۱۴)

آٹھ اشعار پر مشتمل ایک نظم کی ردیف ہی ''دھواں'' ہے۔

''میلی میلی دھوپ'' کا بیشتر حصہ فضائی آلودگی سے متعلق اشعار پر مشتمل ہے۔ زمینی آلودگی (Soil Pollution) سے متعلق منظومات نسبتاً کم ہیں۔ ایک نصیحت آموز نظم ''مت بھولنا'' میں زمینی آلودگی کے چند عوامل کی طرف ہماری توجہ مبذول کرواتے ہوئے کہتے ہیں:

جب درختوں کی جڑیں کاٹی گئیں کیمیائی کھاد جب ڈالی گئی
کھیت میں مومی لفافے پھینک کر تہ بہ تہ آلودگی پھینکی گئی
کھیتیوں کے دامنوں میں ہر برس اِک طرح کی فصل ہی بوئی گئی
یہ ستم بھی جب روا رکھا گیا آبِ ناقص سے زمیں سینچی گئی
پھر مری اِس بات کو مت بھولنا پھر گئی مٹی کی زرخیزی گئی(۱۳)

انور مسعود نے آبی آلودگی (Water Pollution) سے پیدا ہونے والے مسائل کو بڑے مؤثر پیرائے میں بیان کیا ہے۔ ایک قطعہ ''نو بہ نو'' ملاحظہ ہو:

حضرتِ انساں ہوں میں اور ہوں بہت جدّت پسند
نو بہ نو تازہ بہ تازہ تجربے میرا ہدف
خشکیوں پر میں بہت پھیلا چکا آلودگی
اب مری ساری توجہ ہے سمندر کی طرف(۱۴)

آبی آلودگی سے مچھلیاں اور دیگر آبی جانور تیزی سے ہلاک ہو رہے ہیں۔ ایک قطعے میں ''دریا کا دُکھ'' اِس طرح بیان کیا ہے:

ایک گریہ سنائی دیتا ہے سارے دریاؤں کی روانی میں
آدمی نے وہ زہر گھولا ہے مچھلیاں مر رہی ہیں پانی میں(۱۵)

کارخانوں اور فیکٹریوں سے نکلنے والے زہریلے فضلات اور آلودہ پانی نے دریاؤں کو زہر آلودہ کر دیا ہے اور دریا گندے جوہڑوں کا نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ خصوصاً راوی ضعیف کا حال تو سب پر روشن ہے:

اب تو مچھلی اُس کے پانی میں پنپتی ہی نہیں

اُس میں پیدا اب کہاں عکسِ رُخِ مہتاب ہے
اب کہاں شفاف موجوں کے وہ دِلکش لہریے
اب تو راویؔ آبِ آلودہ کا اِک تالاب ہے(۱۶)

سائنس اور ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی اور صنعت وحرفت کے ذرائع نے جہاں انسانی زندگی کو بہت سی آسائشیں مہیا کی ہیں وہیں اَن گنت آلائشیں بھی روزمرہ زندگی کا مقدر بن گئی ہیں۔شہری اور صنعتی زندگی کا ایک بہت بڑا مسئلہ شور کی آلودگی(Noise Pollution) ہے۔

شور سے پیدا ہونے والی آلودگی نے شہریوں کا سکون تباہ کر دیا ہے۔انور مسعود نے متعدد قطعات میں ان مسائل کو بیان کیا ہے۔''وَماعلینا اِلّا البلاغ''میں واعظ کی بلند آہنگی؛''صاحب اولاد''میں بس کے بھونپو؛''زُبدَۃُ الخُطَباء''میں لاؤڈ اسپیکر کے شور:''برقی طبلے''اور''میوزک بینڈز''میں پاپ میوزک کے غل غپاڑے سے اور''کیہڑ ے پاسے جاواں''میں آس پاس مختلف قسم کے شور شرابے کا بڑے لطیف انداز میں بیان کیا ہے۔

بطورِ مثال میوزک بینڈز سنیے:

گویوں کے یہ دہشت ناک جتھے
کہ چلّاتے ہیں گانے کے بجائے
دھماکے ہیں کہ موسیقی ہے یارو
ہمیں اِس پاپ سے اللہ بچائے(۱۷)

''میلی میلی دھوپ''میں آلودگی کی چاروں اقسام کے عوامل اور اثرات پر نہایت مؤثر نظمیں شاعر کے ماحولیاتی شعور کا بین ثبوت ہیں۔انور مسعود نے صرف مسائل اور امراض کی محض تشخیص ہی نہیں کی بلکہ مناسب علاج بھی تجویز کیا ہے۔انور مسعود شجر کاری کو ماحول کی نظافت کا ذریعہ سمجھتے ہیں چنانچہ اِس مجموعے میں جابجا درختوں کی اہمیت پر نظمیں موجود ہیں۔توسیع شہر کے لیے درختوں کے کٹنے کا نوحہ (مجید امجد کی طرح) اِس مجموعے میں بار بار سنائی دیتا ہے۔''الفراق''،''مگر یہ تو دیکھئے''،''ماتمِ یک شہرِ سبز''اور''جنگل اُداس ہے''جیسے قطعات اور نظمیں شاعر کی دردمندی کو ظاہر کرتے ہیں۔نظم''ماتمِ یک شہرِ سبز''میں شاعر کا حزن وملال دیکھیے:

قمریاں خاموش و بے پرواز وپیہم دم بخود
ان کے نورستہ پروں میں
کیا حسین ارمان تھے
جو فقط اَشکوں میں ڈھل کے رہ گئے
اب کہیں اُن کو نظر آتے نہیں

وہ شجر
جوان کی جند اور جان تھے
جن کی شاخیں
سر پٹکتی رہ گئیں
جن کے پتے
ہاتھ مَل کر رہ گئے
کیا صنوبر تھے کے جو چولھوں میں جل کر رہ
گئے!''(۱۸)

درخت زمین کا زیور ہیں۔ درخت زمین کے پھیپھڑے ہیں۔ درخت زمین کو آلودگی سے پاک کرنے کے قدرتی کارخانے ہیں۔ درخت ہماری دولت ہیں۔ درخت ہمارے دوست ہیں۔ درختوں کی اہمیت اور ضرورت پر متعدد خوبصورت باتیں اور دلپذیر نصیحتیں انور مسعود نے اپنے شگفتہ اور منفرد اسلوب میں بیان کی ہیں۔ ''قلم کار''، ''شیوۂ خردمندی''، ''حُسنِ مروّت''، ''درخت''، ''دوستدار'' اور ''نیم کا پیڑ'' ماحول دوستی کے لیے اچھے مشورے ہیں۔ ان مزاحیہ اشعار کو سنجیدگی اور توجہ سے سننا چاہیے اور ان پر حتی الوسع عمل پیرا ہونا چاہیے۔

انور مسعود نے متعدد غزلیات میں فضائی آلودگی کے خلاف درختوں کے مثبت اور مفید کردار پر فکر انگیز اور دلچسپ اشعار کہے ہیں۔ ایک غزل کے چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

اس خطۂ ارضی پہ وہ آباد ہے جب سے — انساں کا شجر مونس و دمساز ہے تب سے
مٹی سے بھی حاصل ہو زرِ فصلِ فراواں — ماحول بھی محفوظ رہے شور و شغب سے
راحت کا خزانہ سا ملے قلب و نظر کو — شاداب درختوں کی خنک چھاؤں کی چھب سے
آلودہ نہ ہو جائیں کثافت سے فضائیں — مِل جل کے بچا لو انھیں انورؔ کسی ڈھب سے(۱۹)

انور مسعود کے مزاج میں تفکر اور دردمندی بہت نمایاں ہے۔ انھیں خود بھی اس بات کا احساس ہے:

بڑے نم ناک سے ہوتے ہیں انورؔ قہقہے تیرے
کوئی دیوارِ گریہ ہے ترے اشعار کے پیچھے

''میلی میلی دھوپ'' اُردو شعراء کے سائنسی اور ماحولیاتی شعور کے سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے اور انور مسعود مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے فضائی آلودگی کے خلاف کامیاب قلمی جہاد کر کے اپنا فرض اور قرض بطریقِ احسن ادا کر دیا ہے۔ اب ہماری باری ہے کہ ہم اِس کارِ خیر میں ان کے دستِ راست بن کر ماحولیاتی شعور کو بیدار کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

حواشی

1- http://www.google.com/pollution/8-5-2013

۲۔ انور مسعود، میلی میلی دھوپ، اسلام آباد: دوست پبلی کیشنز، ۲۰۱۰ء، ص ۱۱

۳۔ امجد اسلام امجد، ماحولیات کے موضوع پر پہلا شعری مجموعہ مشمولہ میلی میلی دھوپ، ص ۱۴

۴۔ میلی میلی دھوپ، ص ۱۶

۵۔ ایضاً، ص ۱۷

۶۔ ایضاً، ص ۱۹

۷۔ ایضاً، ص ۲۳

۸۔ ایضاً، ص ۲۴

۹۔ جمیل انور چوہدری، ڈاکٹر، فضائی آلودگی، لاہور: ادارۂ تالیف و ترجمہ پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۹۰ء، ص ۱۳

۱۰۔ میلی میلی دھوپ، ص ۴۳

۱۱۔ ایضاً، ص ۸۲

۱۲۔ ایضاً، ص ۹۶

۱۳۔ ایضاً، ص ۵۰۔۴۹

۱۴۔ ایضاً، ص ۲۸

۱۵۔ ایضاً، ص ۴۶

۱۶۔ ایضاً

۱۷۔ ایضاً، ص ۱۲۹

۱۸۔ ایضاً، ص ۱۱۲

۱۹۔ ایضاً، ص ۱۱۰